ڈاکٹر محمد حمید اللہ - اسلامی علم و دانش کے آفتاب

حرفِ حق

پروفیسر اختر الواسع

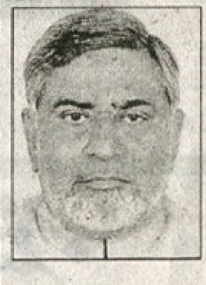

سیرت کی اہم ترین کتاب سیرت ابن اسحٰق کو دریافت کرنے، ایڈٹ کرنے اور اس کا ترجمہ کرنے کا سہرا بھی ڈاکٹر حمید اللہ کے سر ہے، سیر ت النبیؐ کے اس اولین ماخذ پر سیرت کی بہت سی روایات کا انحصار ہے۔ سیرت کے علاوہ حدیث کی ایک اہم کتاب صحیفہ ہمام بن منبہ کی دریافت بھی ڈاکٹر حمید اللہ نے کی تھی، یہ صحیفہ اگرچہ کچھ احادیث کا مجموعہ ہے لیکن اس کی دریافت سے حدیث کی کتابت کا سلسلہ عہد نبوی سے استوار ہو جاتا ہے۔

انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹیو اسٹڈیز، نئی دہلی چوتھائی صدی سے زیادہ کا سفر طے کر چکا ہے۔

اپنے اس طویل سفر میں اس ادارے نے متعدد پہلوؤں سے کامیابی کی مثالیں قائم کی ہیں۔ مدارس اسلامیہ کا سروے، مسلم آبادی کے تناسب کا سروے، ملت اسلامیہ کو درپیش قانونی مسائل اور ان کے لیے بیداری، اسلامی بینکنگ علم کی اسلامی تشکیل جیسے اہم موضوعات پر اہم کارنامے انجام دیے۔ متعدد عالمی سیمینار منعقد کرائے، متعدد اعلیٰ تحقیقی کتابیں لکھوائیں اور متعدد عالمی معیار کی کتابوں سے اردو والوں کو روشناس کرایا۔

اس ادارے کی خاص خوبی اس کا عالمی معیار ہے۔ جس موضوع پر بھی انہوں نے کام کیا کوشش یہی کہ تحقیق کا حق ادا کر دیا جائے۔ میراث اسلامی کے نام سے انہوں نے سیرت، حدیث اور دوسرے موضوعات پر جو کام کرایا وہ دستاویزی نوعیت کا ہے۔ سیرت النبیؐ کے مصادر پر دو جلدوں میں جو کتاب شائع کی ہے اس کی مثال کسی بھی دوسری زبان حتیٰ کہ عربی زبان میں بھی نہیں ہے۔

حالیہ دنوں میں اس ادارے نے ایک نیا پروجیکٹ شروع کیا ہے، یعنی ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی یاد میں ایک عالمی سیمینار منعقد کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ بلاشبہ ایسی عظیم شخصیت تھے کہ ان پر اداروں کو نہیں ملکوں کو سیمینار کرانا چاہیے۔ انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹیو اسٹڈیز، یہ فرض ادا کر رہا ہے۔ یہ بڑا قابل مبارک باد کام ہے۔ ڈاکٹر حمید اللہ 9 فروری 1908 کو پیدا ہوئے اور 96 سال کی طویل عمر پا کر 17 دسمبر 2002 میں فوت ہوئے۔ اگر یہ سیمینار 9 فروری یا 17 دسمبر میں منعقد ہوتا تو اس کی موزونیت تاریخ میلاد یا یوم وفات کی ہو جاتی، لیکن اب بھی اس کی خصوصی اہمیت ہے چوں کہ عظیم شخصیات موت و پیدائش کے دائرے میں محصور نہیں ہوتیں بلکہ وہ زمان و مکان کی قیود ثانوی ہوتی ہے، ان کے کارنامے ہر زمانے کے لیے اور ہر جگہ کے لیے رہ نما ہوتے ہیں۔ اس اعتبار سے ڈاکٹر حمید اللہ کی شخصیت اپنے بہت ہم عصروں سے ممتاز ہو گئی تھی۔ ڈاکٹر حمید اللہ، حیدر آباد میں پیدا ہوئے۔ آصف شاہی دور کے حیدر آباد میں علم و تحقیق مثالی ہے۔ اس دور میں ملک بھر کے اعلیٰ محققین اور دانشور یہاں جمع ہو گئے تھے، جس کی وجہ سے یہاں کا ماحول بڑا علمی و تحقیقی بن گیا تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے اس ماحول سے خوب خوب استفادہ کیا۔ تحقیق کے ذوق کے ساتھ آپ کو مختلف زبانوں پر جو قدرت حاصل تھی وہ بھی نایاب نہیں اور کم یاب ضرور ہے۔ آپ 7 زبانوں میں تحریر و تقریر کا ملکہ رکھتے تھے۔ اردو تو آپ کی مادری زبان تھی۔ اس کے علاوہ عربی، فارسی، انگریزی، فرنچ، جرمن، ترکی، اطالوی اور روسی زبانوں پر آپ کو کامل دسترس حاصل تھی۔ فرانسیسی کے تو آپ بڑے ادیب مانے جاتے تھے، آپ نے متعدد اہم کام فرانسیسی زبان میں کیے۔ ذوق تحقیق کے ساتھ آدمی کا کثیر لسانی ہونا اس کے دائرہ تحقیق کو وسعت دیتا ہے۔ چناں چہ ڈاکٹر حمید اللہ نے بھی اس میں بڑی انفرادیت پیدا کی۔ خاص طور پر سیرت النبیؐ سے متعلق انہوں نے ایسی تحقیقات پیش کیں جو ہمیشہ لوگوں کے لیے رہ نما اور مصدر کا کام دیں گی۔ الوثائق السیاسیہ ان کا ایسا کارنامہ ہے جس نے اسلام کے ابتدائی عہد کا ڈاکومینٹیشن کر دیا۔ اولین تحریری معاہدوں سے لے کر، سرکاری خطوط، سرکاری دستاویزات اور پہلا تحریری دستور تک ایسی دستاویز ہیں جو پائیدار اہمیت کی حامل ہیں۔ ڈاکٹر حمید اللہ کا ایک خصوصی امتیاز یہ بھی رہا کہ انہوں نے سیرت النبیؐ سے متعلق علاقوں اور مقامات کو اس وقت دیکھا تھا جب ان میں عہد نبوی کی جھلکیاں موجود تھیں۔ اس لیے بھی ان کے لیے یہ ممکن ہو سکا کہ سیرت کے بعض ایسے پہلوؤں کی نشاندہی کر سکیں جو آج کا محقق نہیں کر پائے گا۔ مثلاً غزوہ خندق میں مشرکین مکہ کی فوج نے مدینہ کے شمال میں خیمہ لگائے تھے اصولاً جنوب میں لگانا چاہتے تھے وغیرہ، ان کو بہت سے ایسے نادر کتبات بھی دریافت ہو گئے تھے جو بعد کے زمانے میں موجود نہیں رہے۔ آپ کی کتاب عہد نبوی کے میدان جنگ Holistic Research کی اعلیٰ مثال ہے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق ان کی اہم کتابوں میں رسول اکرمؐ کی سیاسی زندگی، عہد نبوی کا نظام تعلیم، عہد نبوی کی نظام حکمرانی، عربی حبشی تعلقات وغیرہ اہم ہیں۔ ان کے علاوہ خطبات بہاولپور ان کی بے مثال کتاب ہے۔ اس کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ خطبات زبانی دیے گئے تھے۔ اگر کوئی خطبات کا مطالعہ کرے تو اس کے لیے یہ تعیین کرنا مشکل ہو جائے گا بلکہ اس کو ناممکن لگے گا کہ جس کتاب کی سطر سطر میں حوالہ موجود ہو آخر وہ زبانی خطبات کا مجموعہ کیسے ہوگی۔

سیرت کی اہم ترین کتاب سیرت ابن اسحٰق کو دریافت کرنے، ایڈٹ کرنے اور اس کا ترجمہ کرنے کا سہرا بھی ڈاکٹر حمید اللہ کے سر ہے، سیرت النبیؐ کے اس اولین ماخذ پر سیرت کی بہت سی روایات کا انحصار ہے۔

سیرت کے علاوہ حدیث کی ایک اہم کتاب صحیفہ ہمام بن منبہ کی دریافت بھی ڈاکٹر حمید اللہ نے کی تھی، یہ صحیفہ اگرچہ کچھ احادیث کا مجموعہ ہے لیکن اس کی دریافت سے حدیث کی کتابت کا سلسلہ عہد نبوی سے استوار ہو جاتا ہے۔ ہمام بن منبہ شاگرد ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اور استاذ ہیں معمر بن راشد کے۔ معمر بن راشد استاذ ہیں عبدالرزاق ہمام کے اور وہ استاذ ہیں امام بخاری کے، اور یہ تمام لوگ باضابطہ مصنف ہیں، سب کی کتابیں موجود ہیں۔ اس صحیفہ کی دریافت نے حدیث کی جمع و تدوین کے سلسلے کو ایک تصنیفی استناد عطا کیا، اس لیے یہ بھی ان کے عظیم کارناموں میں شمار کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر حمید اللہ کا ایک اہم کارنامہ اسلامی قانون خاص طور پر بین الاقوامی قانون سے متعلق مسلمانوں کی خدمات کے جائزہ سے متعلق ہے، اپنے اس تحقیقی کام میں انہوں نے قدیم مغربی زبانوں جرمن اور رومن وغیرہ کی مدد سے قدیم روایات کا جائزہ لیا ہے۔ اسلامی تاریخ پر ہونے والے اعتراضات کا جواب دیا ہے اور اسلام کے بین الاقوامی قانون کی انفرادیت کو واضح کیا ہے۔

ڈاکٹر حمید اللہ نے اس کے علاوہ بھی متعدد تحقیقی کام کیے ہیں۔ خاص طور پر متون کی تلاش و جستجو اور ان کی تحقیقی اشاعت کے حوالے سے ان کی دریافتیں پورے کاروان علم و ادب پر اثرات کی حامل ہیں۔

ایسی ہمہ جہت اور خالص تحقیقی و تدقیقی شخصیت کو یاد کرنا، ان کے کارناموں کا ذکر کرنا اور نئی نسل کو ان سے واقف کرانا بہت بڑا کام ہے، اس کے ذریعہ نہ صرف لوگ ان سے واقف ہوں گے بلکہ آج کے نوجوانوں کو مہمیز بھی ہوگی اور ان کے لیے بھی تحقیق کے نئے میدانوں کی تلاش کا جذبہ پیدا ہوگا۔

انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹیو اسٹڈیز اس اعتبار سے بہت قابل مبارکباد ہے کہ اس نے مسلمانان ہند کے اوپر عائد اس فریضے کو اپنے طور پر ادا کرنے کی کوشش کی، میری دعائیں ان کے ساتھ ہیں اللہ تعالیٰ اس سیمینار کو کامیاب کرے اور ہمارے اندر نئے ڈاکٹر حمید اللہ پیدا کرنے کا محرک بنائے۔

(مضمون نگار مولانا آزاد یونیورسٹی جودھ پور کے پریسیڈینٹ ہیں۔)